

حَضْرَتِ سَيِّدِي رَسُولِ رَبِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي

# اِنْتِزَاعِي خُصُوصِيَاتُ

مُصَلِّحِينَ عَالَمِيَّيْنِ

حَضْرَتِ مَوْلَانَا مُحَمَّدِ عَلِيِّ صَاحِبِ

ناشر

اَلْمَدِيْنَةُ اَلْجَدِيْدَةُ اَلْمَدِيْنَةُ اَلْمَدِيْنَةُ اَلْمَدِيْنَةُ

# سب سے زیادہ کامیاب انسان ﷺ

دنیا میں بہت مصلح آئے ہر ملک اور ہر زمانہ میں آئے لیکن کئی ایک امور ہیں جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سب پر ممتاز کرتے ہیں ان امور میں سب سے پہلی بات آپ کی حیرتناک کامیابی ہے جس کا اعتراف و دست و دشمن کو یکساں ہے۔ چنانچہ انس بیگم پیدیا برٹانیکا میں "سزائن" کے عنوان پر جو مضمون ہے اس میں ذیل کے الفاظ ہیں یہ اعتراف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق موجود ہے کہ آپ دنیا کے تمام اہل باور مذہبی اشخاص میں سب سے زیادہ کامیاب انسان ہیں یہ اعتراف بلاوجہ نہیں یہ بالکل سچ ہے کہ دنیا میں کوئی مصلح نہیں آیا جس نے اپنی قوم کو اس گری ہوئی حالت میں پایا ہو جہاں آنحضرت مصلح نے ملک عرب کو پایا یہ لوگ مذہب کے صحیح اصول سے واقف تھے نہ سیاست کے ذمندان کے نہ معاشرت کے مسلم انھیں اندیشہ تازہ کے تعلقانہ برہونی لوگوں سے تھے نہ ان میں کوئی اتفاق و اتحاد تھا۔ نہ ایک قوم کی حیثیت رکھتے تھے نہ غرض ہر پہلو سے یہ قوم اصلاح طلب تھی اور خطرناک جہالت میں مبتلا تھی نہ صرف یہی نہیں بلکہ بہت سی اپنا پورا زور انکی اصلاح پر لگا چکے تھے عیسائی پورا زور لگا چکے اور دونوں ایسے ناکام ہوئے کہ کسی ایک امر میں بھی ملک کے اندر اصلاح پیدا نہ کر سکے جنہیں ت کی اندوئی تحریک بھی پیدا ہو کر ختم ہو چکی تب آنحضرت صلعم کا ظہور ہوا اور چند ہی سال کے عرصہ میں ایک ایسا انقلاب پیدا کر کے دکھلا دیا کہ ملک کے بے زمین و آسمان بدل گئے ذلیل سے ذلیل بہت پرستی اور توہم پرستی سے نکال کر توحید کے اس بلند مقام پر پہنچا دیا جس پر اس سے پہلے کوئی قوم نہ پہنچی نہ بعد میں پہنچ سکے گی۔ پھر اس توحید کے لئے ایسا جوش و جذبہ کے ملکات میں چاروں طرف نکل گئے اور درود و تکذیب کو مٹا دیا خدا کی عبادت میں ان لوگوں کا مقام تمام لہجوں اور دنیا سے کٹا کٹنی کر لینے والوں سے بڑھ کر تھا۔ اسلئے کہ وہ دن کو کار بار میں گزارتے ہوئے اللہ اکبر کی تلاش کر لہجوں دار خدا کے حضور جا کھڑے ہوتے تو راتوں کو بیداری میں گزارتے عبادت الہی میں مصروف ہو جاتے۔ وہ دنیا میں ہونے کے باوجود دنیا سے قطع تعلق رکھتے تھے اسلئے جو لذت اور خضوع و شوق ان کو عبادت میں حاصل ہوتا تھا وہ کسی گوشہ نشین زاہد کو حاصل نہیں ہو سکتا پھر اگر وہ عبادت کے لحاظ سے عبادت کے اعلیٰ سے اعلیٰ مقام پر پہنچ گئے تھے تو دنیوی نقطہ نگاہ سے بھی اس اعلیٰ سے اعلیٰ مقام پر پہنچ گئے تھے جس پر انسان پہنچ سکتا ہے۔ جبری سلطنتیں انھیں سامنے لیں کرتی چلی گئیں کہ گویا انکی کچھ حقیقت ہی نہ تھی پھر وہ صرف فاتح ہی نہ تھے بلکہ فتح کے بعد ہر ملک میں ایسا انتظام کیا کہ پچھلے لوگوں کی غفلت کے باوجود بارہ صدیوں تک اس سلطنت کو کچھ نقصان نہ پہنچا غرض وہ زاہدوں میں سب سے بڑے زاہد اور فرمانبرداروں میں سب سے بڑے فاتح ہوئے اور ان دونوں باتوں کے باوجود تفسیر کی بات جہاں انہوں نے کمال دکھایا

وہ علم تھا۔ انہوں نے نہ ہمارے فتوحات کیساتھ ساتھ علم کو الیا کہاں پہنچایا کہ آج اہم کی بدولت دنیا علم کے  
 نوسے مونس ہے، غرض حضرت نبی کریم صلعم نے ملک عرب کو ایسی حالت میں پایا جس سے بڑھ کر کسی اور کوئی  
 کسی ملک کی متصور نہیں ہو سکتی اور دنیاوی اور روحانی ترقی کے اس اعلیٰ مقام پر پہنچا یا جس سے گے کوئی  
 مقام نہیں اور یہ سب کچھ عین برس کے عرصہ میں ہو گیا۔ اس میں یہ بھی دکھانا مقصود تھا کہ آپ کی تعلیم نوسے  
 انسانی کی کل شاخوں پر مشتمل ہے اور دنیا کی کوئی بیماری نہیں جس کا علاج آپ کی تعلیم میں ہو جو وہ نہیں جس طرح  
 سب سے بڑا طیب وہ انہیں جو سب سے بڑھ کر دعویٰ کرے بلکہ وہ ہے جو سب سے زیادہ بیماریوں کو چھانکے  
 اسی طرح مصلحین عالم میں سب سے بڑا وہ نہیں جیسے جن کا خیال ہے جو سب سے بڑھ کر دعویٰ کرے بلکہ وہ ہے جو سب سے بڑھ  
 کر اصلاح کرے اور یہ بات ہے جو محمد رسول اللہ صلعم کو دنیا کے کل انبیاء اور کل مصلحین کا سر تاج بناتی ہے۔

## تمام قوموں کی طرف بعثت :-

دنیا میں ہر ایک نبی ایک قوم کی اصلاح کے لئے آیا وہ نور اور ہدایت لایا مگر  
 ایک خاص قوم اور خاص ملک کیلئے اسکے دنیا میں آئنی غرض انسانوں کا نوزکیف تھا مگر نبی کا بھی طرف کچھ بھیجا  
 گی لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل دنیا کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے وہ نور اور ہدایت جو آپ کو دیا گیا ایک قوم  
 کیلئے نہ تھا بلکہ دنیا کی کل قوموں کیلئے نوزکیف نفوس کیلئے آپ کی عقد ہمت کا دائرہ اس قدر وسیع ہوا کہ تمام دنیا کو اپنے نشان  
 کر دیا یہ وہ بات ہے جس کی طرف اس آیت میں توجہ دلائی گئی ہے **وہاذا لسنناٹ الارضت لعلعالمین** اس قسم کی ادکیات  
 قرآن شریف بچھڑا ہے لیکن **للعلمین** نذیراً پھر فرمایا **ہوآلذکر للعلمین** پھر فرمایا **انما ارسلناک اللہ للناس**  
 پھر فرمایا **قل یدہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً** مصلحت الہی کا یوں تقاضا ہے کہ ہر قوم میں انسانوں کے مختلف ملکوں  
 میں علیحدہ علیحدہ پڑی ہوئی عقلی اور قومیوں کے باہمی میل جول کے فرائع بہت کم تھے ان کی ضروریات اور رائے نیا  
 بھی محدود تھے تو اللہ تعالیٰ نے ہر قوم کی اصلاح کیلئے ایک نبی بھیج دیا بعض قوموں میں کئی نبی بھی بھیج دیئے ان  
 انبیاء نے اپنے اپنے زمانہ کے مطابق ان قوموں کی اصلاح کی مگر ہر طرح وہ قوم محدود عقلی اسی طرح کمال خدمت بھی  
 اسی دائرہ کے اندر تھا اور نہ صرف مکان کے لحاظ سے بلکہ زمانہ کے لحاظ سے بھی انہی وقت نوسے ہی کا دائرہ اس جگہ کہ  
 ختم ہو جاتا ہے جہاں یا جب دوسرے نبی کی ضرورت پیش آتی۔

**خطرناک قومی تفریق:** لیکن جہاں اس طریق سے اللہ تعالیٰ نے کل عالم کی روبرویت روحانی کامان کر دیا اس  
 کیساتھ ہی انسانوں کی تنگ نظری کی وجہ سے ہر قوم میں یہ خیال پیدا ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے فلاں خاص قوم کو ہی نبی  
 مہر یا نبیوں کیلئے بھیج دیا ہے اور دوسری کسی قوم کو اس نعمت سے حصہ نہیں ملا۔ پس ایک خطرناک قومی تفریق پیدا  
 ہو گئی اور کئی صد بندیوں نے تعلقات انسانی کے اندر ایسی نیند و سپید کر دیں کہ ہر ایک قوم اپنے سولے کے دوسروں کو  
 بچ سکتے تھے۔

## آفتاب عالمتاب کا طلوع!

اس لئے اللہ تعالیٰ نے یوں مقدر فرمایا کہ تمام دنیا

کے آخر پر ایک ایسا نبی بھیجے جو کل توہم کی طرف ہموار ہو اور جس کی قوت قدسی جرح طرح مکان کے لحاظ سے ساری

زمین پر محیط ہو اسی طرح زمانہ کے لحاظ سے اس کا دائرہ قیامت تک وسیع ہو۔ اسلئے جب توہمی نبیوں کا دائرہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نہ ہی ہو گیا اور حضرت عیسیٰ کو بھی یہی کہنا پڑا کہ میں نبی اسرائیل کی کھوئی ہوئی جھڑوں کے

سوائے اور کسی کی طرف نہیں بھیجا گیا تو وحدت العالمین کا ظہور دنیا میں ہوا۔ انبیاء سابقین کی مثال ایسی تھی جیسے

ایک اندھیری رات میں مختلف مکانات میں مختلف چراغوں کی روشنی ہو، تاکہ جو زمانہ ایک شمع کو لوگ نہ جانتا

مگر جرح چراغ ایک کمرہ کے اندھیری روشنی سے لگتا تھا، اسی طرح انکے نور انہی ہدایت انکی قوت قدسی

کا دائرہ بھی اسی قوم کے اندھروں کو دکھاتا، مگر محمد رسول اللہ صلعم کا ظہور آفتاب عالمتاب کا طلوع ہے، جس کے

ساتھ دنیا کے چاروں کناروں میں روشنی پہنچ جاتی ہے جس کی شعاعیں زمین کے ہر کونہ کو نور کو دیتی ہیں، انبیاء عالم

سب روشنی چراغ تھے مگر محمد رسول اللہ صلعم آفتاب عالم تھے، چراغ کی روشنی ایک مکان کے اندر محدود رہتی ہے

ایک وقت کے بعد وہ ختم ہو جاتی ہے، یہی حالت ان انبیاء کی تعلیم کی تھی، آفتاب کل عالم کو روشن کرتا ہے اور اس

کی روشنی قیامت تک اس عالم کو نور کرتی رہے گی، یہی کیفیت محمد رسول اللہ صلعم کی تعلیم کی ہے، پس پورے ساری

بات ہے جو آپ کو مسیحین عالم میں ممتاز کرتی ہے۔

عالمگیر مذہب کی بنیاد اور نسل انسانی کا اتحاد :۔ دنیا میں کوئی ترقی بغیر ایک تہذیب لگانے کے ممکن

نہیں، اسلئے ہر قوم نے اپنی قوم کی ترقی کو ہی اپنا نصب العین قرار دیا ہے، لیکن اگر محمد رسول اللہ صلعم انہی لوگوں کا

اتباع کرنے تو ایسے آدھی اصل غرض پورے ہی نہ ہوتی تھی، آپ کے آنے کی بہت سی اغراض میں سے ایک غرض توہمی

اور ملی تہذیب کو توڑ کر ایک عالمگیر مذہب کی بنیاد رکھنا تھا، اور ایک عالمگیر اخوت کا سلسلہ قائم کرنا تھا، اگر عقیدہ

کیا جائے تو توہمی اور ملی تہذیبوں کو توڑ دینا ہی نہیں، پس ایک فطری مذہب مصنوعی تہذیب کو توڑ کر نہ رکھنا تھا، اگر وہ

مذہب کی غرض افراد کو اکٹھا کر کے ایک قوم بنانا تھا تو اسلام کی غرض قوموں کو اکٹھا کر کے نسل انسانی کا ایک

اتحاد پیدا کرنا تھا، اسلئے اسلام کی تعلیم نے توہمی تہذیب کو اسی طرح توڑ کر نسل انسانی کی وحدت کی بنیاد ڈالی ہے

جرح طرح مختلف مذہب نے شخصیت کی تہذیب کو توڑ کر توہمی وحدت کی بنیاد رکھی تھی، وہ بھی ایک بڑا کام تھا جو پہلے

انبیاء کے سپرد کیا گیا، اگر یہ کام اس سے بدرجہا بڑا ہے، اسکی مشکلات کا کوئی اندازہ نہیں ہو سکتا، بلاشبہ شخصیت

کی تہذیب کو توڑ کر وحدت کا پیدا کرنا ایک بڑا کام ہے، مگر توہمی تہذیبوں کو توڑ کر کے نسل انسانی کی وحدت کے پیدا کرنے کے

ساتھ ہیچ ہے، یہ تیسری خصوصیت ہے، جو نبی کریم صلعم کو تمام انبیاء میں ممتاز کرتی ہے کہ وہ توہمی وحدت توہمی ترقی کا راز

کھلائے گئے، آپ نسل انسانی کی وحدت نسل انسانی کی ترقی کے عظیم الشان راز کے انکشاف کیلئے ظاہر ہوئے۔

فطرت انسانی کی تمام شانوں کی نزہت :۔ جو تھی خصوصیت جو آپ کو تمام مسیحین پر ممتاز کرتی ہے یہ ہے

کہ جہاں ہر ایک نبی فطرت انسانی کی ایک خاص شاخ کے نشوونما کے لئے آیا اور اسکے وجود میں اخلاق انسانی کا

ایک خاص پہلو نظر تو پندیر ہوا۔ محمد رسول اللہ صلعم نے فطرت انسانی کی ساری شانوں کی ایسی کامل تربیت کی اور آپ کے وجود مبارک میں اخلاق انسانی کے سارے پہلو ایسے روشن ہوئے کہ آپ کے بعد کسی نبی کی حاجت دنیا میں نہ رہی۔ سلسلہ نبی اسرار میں کتنے نبی آئے ہیں مگر ہر ایک فطرت انسانی کی ایک خاص شاخ کے نشتر و نما کیلئے انسانی زندگی کیلئے ایک خاص پہلو میں نمونہ بنا کر مگر امت محمدیہ میں ایک ہی آئینہ اور وہ ان پہلوں سے بڑھ کر سب سے بڑھ کر ایک پہلو میں نمودار ہونے سے، وہ موسیٰ کی عواذی، نارون کی نرمی، ایسورخ کی جرنیلی، الیوتب کے صبر و اود کی سپر گری، سلیمان کی شان و شوکت، یحییٰ کی سادگی، عیسیٰ کی فونی اور علی سب کو گھر ایک سے بڑھ کر اپنے اندر جمع رکھتا ہے، اگر سلسلہ موسوی کے سرتاج حضرت موسیٰ منظر حلال ہیں اور اسکے آخری نبی حضرت عیسیٰ منظر جمال ہیں تو محمد رسول اللہ ان دونوں سے بہت بڑھ کر کمال کو لئے ہوئے جامع جمال و حلال ہیں، اگر آپ پر خشوں اور اخلاق سے عاری تو مومن اور با اخلاق انسان بنا سکتے ہیں تو متمدن اور با اخلاق انسانوں کو با خدا بنا سکے ہیں۔ سے حسن یوسف دم عیسیٰ بید بیضا داری

آنچہ خوباں ہمہ وارند تو تنہا داری

سہر قسم کے کلمات کو جمع کرنا: پانچویں خصوصیت یہ ہے کہ جہاں ہر ایک صاحب کمال فطرت یا حالات انسانی کے کسی خاص حصے سے تعلق ہے، انہیں صلعم کے کلمات فطرت انسانی اور حالات انسانی کے تمام پہلوؤں پر حاوی ہیں، اگر کوئی شخص اسلئے بڑا کہلاتا ہے کہ اس نے اپنی قوم کو پستی سے نکال کر بلند کر دیا ہے، پانچویں دیا تو یہ بڑائی سب سے زیادہ اس شخص میں پائی جاتی ہے، جس نے ایک نہایت ہی گری ہوئی قوم کو جوڑ کر سمیٹا اپنے ملک سے باہر نکلی، اور نہ تہذیب ہی اور علم کا آئین کوئی چرچا تھا، چند سال کے اندر نہ صرف دنیا کے ایک بڑے حصے کا فاتح بلکہ فتوحات کے ساتھ ساتھ تہذیب و تمدن اور علوم و فنون کی روشنی کو تار ایک سے تار ایک کو توڑ کر بچپانے والا بنا دیا۔ اگر کوئی شخص اسلئے بڑا کہلاتا ہے کہ اس نے اپنی قوم کے بچے کو بچے سے اجزاء کو اکٹھا کر دیا تو اہل عرب جیسی بھری ہوئی قوم کو جس کا ایک ایک قبیلہ پشت و پشت کی خانہ جنگیوں سے ہمیشہ کیلئے ایک دوسرے سے جدا ہو چکا تھا، ایک کر نیوالے سے بڑھ کر کوئی شخص بڑا کہلا سکتا ہے جہاں نے تربیت کے ذریعہ کو جمع کر کے ایک مضبوط پہاڑ بنا دیا، وہ پہاڑ جو حوادث و روگار کی خطرناک سے خطرناک ٹھکڑوں کے مقابلہ کے بعد آج بھی دلیا ہی مستحکم ہے، جیسا پہلے روز تھا۔

اگر کوئی شخص اسلئے بڑا ہے کہ اس نے حملے واحد کے نام کو دنیا میں بلند کیا تو صلعم سے بڑا دنیا میں اور کون ہو سکتا ہے، جس کی بعثت کا منشا ہی اعلاء کلمتہ اللہ تھا اور جس نے اس منشا کو اپنے بنی بنی انداز میں پورا کیا کہ بت پرستی اور شرک کے چہرہ پر جو نقاب پڑا ہوا تھا، وہ ہمیشہ کیلئے مٹ گیا اور توحید کے نور سے دنیا جگمگا اٹھی، اگر کوئی شخص اسلئے بڑا کہلاتا ہے کہ اس نے اعلیٰ درجہ کے اخلاق کی تعلیم دنیا میں پھیلانی تو اس سے

بڑا آدمی دنیا میں اور کون ہوگا جو انک علیٰ خلق عظیم کا مصداق اعظم ہے جسکے اخلاق کی شہیم سے فسق عالم معطر و معین اور جگہ اسحاق اس لحاظ سے دنیا پر ابلا باذنگ ہے گا۔ یہ خوشبو جس نے سنگھنی جو وہ قرآن کریم کے اولیٰ کی ورنہ گروانی کرے۔ اگر کوئی شخص فاتح اور کشور کش ہو کر بڑا ہو سکتا ہے تو کون شخص بڑا ہے، اس جہاں کشا سے جس نے تمہی کی حالت میں پرورش پائی اور باوجود بے باک و مددگار ہوئیے نہ صرف فاتح بلکہ شہنشاہ گزین گیا اور اس عظیم انسان سلطنت کا بانی ہو جو آج تیرہ سو سال بعد بھی دنیا کی متفقہ کوششوں کا جو اسکے بیخ و بن سے اٹھائے کیلئے جاری ہیں، مقابلہ کر رہی ہے۔ اگر امانت و دیانت یا راست کرداری بڑائی کا کوئی معیار ہے، جبکہ مہذب دنیا کو آج کل فطری طور پر اقرار مگر عملی طور پر انکار ہے تو اس سے بڑا اور کون ہوگا جو ہر سے لیکر لہنگ اپنے ہم چہنوں اور تبصرہوں میں الامین کے سعادت افزین لقب سے ملقب ہے، اگر کوئی شخص اسلئے بڑا کہا سکتا ہے کہ اسکا نام ایک بڑی قوم کیلئے ایک زندہ طاقت کا کام دیتا ہے تو یاد رکھو کہ محمد معلم کے نام میں جو طاقت ہے اس سے بڑھ کر اور کوئی طاقت نہیں اسلئے کہ یہ نام شمال و جنوب اور مشرق و مغرب کے چالیس کروڑ مسلمانوں کو بلا تفریق رنگ بلا امتیاز ملک و استحصا و عجل اللہ جمیعاً کی زبانی رسی میں باندھنے والا ثابت ہوتا رہے اور ہوتا رہیگا۔ ہاں اگر یہ وروں کیلئے یہ نام ایک ندر طاقت کا کام دیتا ہے تو دشمنوں کیلئے بھی نصرت با موجب مسیّت و شہنہ مجھے ایک مہینہ کی مسافت سے کام کر لیا ہے عرب کیساتھ مدد دی گئی ہے، کام دسے رہا ہے اور اسلام کی تباہی چاہنے والے مسلمانوں کے باوجود اور مسلمانوں کی اس گری ہوئی حالت میں بھی ان سے خائف ہوئے ہیں۔

کمالات نبوی کا حالات زمانہ سے ملندہ ہونا: چھی خصوصیت یہ ہے کہ جہاں ہر ایک صاحب کمال نے اس پہلو میں کمال دکھایا ہے جسے اس زمانہ یا اسکی قوم یا اسکے ملک کی حالت پیدا کر نیکی قابلیت رکھتی ہے، آنحضرت کے کمالات ایسے ہیں کہ آپکے زمانہ اور آپکے ملک اور آپکی قوم کی حالت اسلئے پیدا کر نیکی قابلیت اپنے اندر رکھتی تھی جب کسی قوم یا ملک میں توحید کا پرچم نہ ہو تو ایک موجد کا پیدا ہونا، جب ظلمتیا نہ تھی تو کام رواج ہو تو ایک بڑے فلسفی کا پیدا ہونا، جب قوم یا ملک کی حالت بیوقوفی حملوں کے باعث قوم کے اندر جنگ کا پوش پیدا کر رہی ہو تو ایک بڑے فاتح کا پیدا ہونا، جب قوم کی توجہ عام طور پر اخلاق کی طرف ہو تو اخلاق کے ایک بڑے معلم کا پیدا ہونا، جب قوم میں شعر و شاعری کا شوق بڑھتا ہو تو ایک بڑے شاعر کا پیدا ہونا، جہاں عین ان حالات انی حضرت کے مطابق ہے جن کا مشاہدہ تاریخ ہمیں کراتی ہے۔ لگاتار سخت برکت پرست قوم کے اندر جو شرک کی نجاست میں نظری ہوئی ہوا اور توحید سے مطلقاً نا آشنا ہو ایک ایسے شخص کا پیدا ہونا، جسکی حضرت کے اندر ہی جنوں سے سفر ہوا اور پندرہ سو سال کی عمر میں لاٹ اور عربی کا واسطہ بیٹے جانے پر بنا بیت جرات سے یہ کہہ دے کہ مجھے دنیا میں کسی چیز سے اس قدر نفرت نہیں جتنی ان پتھر کے موجودوں

سے ہے اور جو خاص توجیہ کا معلم واحد ہوا ایک ایسی قوم کے اندر جو ہم پرستی میں حد سے گذری ہو ایک علیٰ وجہ  
 کے فلسفیانہ دماغ رکھنے والے دشمن توہم پرستی کا پیدایا ہو جانا ایک ایسی قوم کے اندر جس پر علم کی روشنی کی ایک کرن بھی  
 نہ پڑی ہو۔ اس روشنی کو دینے کے تاریک ستارے کو یوں تک پہنچانے والے انسان کا پیدایا ہو جانا ایک ایسی قوم کے  
 اندر جو شیرازہ جمعیت کے کچھ جاننے کے باعث اس بات کی سمجھنے سے بھی عاری ہو چکی ہو کہ قومی وحدت بھی کوئی چیز  
 ہے، وامنصوا بحبل اللہ جمیعاً کی ناسک بلند کرنے والے کا پیدایا ہو جانا ایک ایسی قوم کے اندر جو اخلاق قائم  
 سے استفادہ و درجا چڑھی ہو کہ اخلاق رذیلہ پر فرکرنا اسکا شیوہ ہو چکا ہو خلقِ عظیم کا سبق دینے والے اور مخلوق  
 باخلاق اللہ کا نافرمان لگانے والے کا پیدایا ہو جانا مال اس قوم کے اندر جو شراب نوشی اور قمار بازی میں دنیا کی  
 کل قوموں پر فوقیت لے جا چکی ہے، دنیا سے شراب نوشی اور قمار بازی کے استیصال کی ایک ہی کوشش  
 کر نیوالے کا پیدایا ہو جانا پھر اس قوم کے اندر جو عورت کو اس قدر ذلیل سمجھتی ہو کہ زندہ لڑکی کو کاٹ دینا اس کے  
 بڑے آدمیوں کا فخر ہو، عورتوں کی عزت اور عورتوں کے ان حقوق کے قائم کر نیوالے کا پیدایا ہو جانا جو اسی کی  
 تہذیب بھی طبقہ نسواں کو نہیں عطا کر سکتی، بالآخر اس قوم کے اندر جس میں صدیوں کی باہمی لڑائی سے جنگجوئی کو  
 فخر انسانیت سمجھا جاتا تھا، ایک ایسے شخص کا پیدایا ہو جانا جو دنیا میں صلح اور اتحاد اور نسل انسانی کی اخوت کی  
 بنیاد رکھنے والا ہو، یہ وہ باتیں جن کیلئے تاریخ کسی دوسرے آدمی کا نمونہ نہیں دکھا سکتی اور جس سے معلوم ہوتا  
 ہے کہ ایسی ملتوں اور رنجائستوں کے اندر اس نور اس ثقافت کو تیار کر نیوالا وہی خدا تھا جو زمین اور آسمان کی  
 تالیخوں میں میرے اور موقی پیدا کرتا ہے اور معلم کے دجر میں اس نے اپنی قدرت کاملہ کا وہ کامل نمونہ  
 دکھا یا جس کی نظیر نہیں ملتی۔

<p>التالوں، قوموں، مذہبوں                  میں صلح کی بنیاد</p>	<p>مسائل تو ہیں اور سب سے بڑی خصوصیت جو آپ کو تمام                  انبیاء پر ممتاز کرتی ہے اور تمام عالم کیلئے رحمت ٹھہراتی ہے</p>
---	---

آپ کا ایک عظیم الشان صلح کی بنیاد رکھنا ہے، نہ صرف مختلف التالوں نے صرف مختلف قوموں میں  
 بلکہ سب میں مشکل کام یعنی مختلف مذاہب میں صلح کی بنیاد رکھنا تمام التالوں میں مساوات کا ننگ  
 یوں پیدا کیا کہ بڑے سے بڑے انسان کے متعلق بھی یہ تعلیم دی، قتل اثمنا انالیشتر، مشککہ میں  
 بھی شہادتی طرح ہی ایک انسان ہوں، مرد اور عورت، لوگو اور آقا جاہل اور عالم بادشاہ اور  
 رعیت سب ایک دوسرے پر حقوق رکھتے ہیں اور ہر ایک دوسرے کے متعلق ایک ذمہ داری  
 کے نیچے ہے، انسانیت کی صف میں وہ سب ایک مقام پر کھڑے ہیں، حج کے اندر اسکا ایک  
 عملی نظارہ بھی دکھا دیا کہ لاکھوں انسان ایک لباس میں ایک حیثیت میں ایک شکل میں کھڑے کر کے  
 دکھا دیتے، وہ مساوات نسل انسانی جس کا نظارہ دنیا میں کہیں نظر نہیں آتا، خانہ کعبہ کے گرد اور

مٹی اور عزائمات کے مقاصد میں وہ نظارہ سرا ایک ٹکڑا کھینچ سکتی ہے پھر پانچ وقت کی نماز میں بھی کم رو  
 بیش یہی مساوات کا نظارہ نظر آتا ہے رعد کے حضور بادشاہ اور درویش درویش بدویش کھڑے  
 ہوتے ہیں، ملکی انتظام میں ایک غلام کو فرزند پر حاکم مقرر کر کے دکھا دیا۔ اصول علم میں کوئی فرق نہ  
 اور عورت کا نہ رکھنا نہ چھوٹے اور بڑے کا قومی مساوات کیلئے یہ قاعدہ تجویز فرمایا کہ یہ تو میں اور  
 قبیلے ایک دوسرے پر بڑائی کرنے کیلئے نہیں، بلکہ صرف شناخت کیلئے ایک دوسرے کو پہچاننے  
 کیلئے ہیں، اور بڑائی کا معیار اب دنیا میں قومیت نہ رہے گی، بلکہ تقوٰیٰ رہیگا، کمالے اور گورے کا  
 فرق مغربی اور مشرقی کا فرق سب مٹا دیا، سب ایک باپ کے بیٹے ہیں، اور پھر سب سے منسلک کام  
 بھی کر کے دکھا دیا، یعنی مذاہب میں صلح جو دنیا کے کسی مصلح کے دہم میں بھی نہ آیا تھا، عام اصول قائم  
 کر دیا۔ کہ سب قوموں میں رسول ہوتے رہے۔ کوئی قوم خدا کے نعلے ردحانی سے محروم نہیں رہی۔  
 اور ایک مسلمان کا فرض قرار دے دیا کہ نہ صرف اپنے رسول پر ایمان لائے، بلکہ جسقدر مختلف قوموں  
 میں دنیا میں نبی اور رسول ہوئے، سب پر ایمان لائے۔

آپ سے پہلے کسی شخص کے منہ سے یہ کلمہ نہ نکلا تھا، کہ دنیا کی ہر قوم میں نبی اور رسول آتے رہتے  
 ہیں، جب ہم نے سب دنیا کے پیشواؤں کی تجمیعاں دیکھا، تو نہیں انسانی میں ایک ایسے اتحاد کی بنیاد  
 رکھی جو کبھی بر باد نہیں ہو سکتا، ہم سب بھائی بھائی ہو گئے، پھر سب پیشواؤں کی عزت کرنا سہارا  
 فرض قرار دیا، یہاں تک کہ بن کو ہم باطن موجود بھی سمجھتے ہیں، ان کو بھی گالی دینا منع کر دیا، پھر حقیقی پیشوا  
 قوم کی عزت کیوں نہ کریں، پھر نہ صرف مذاہب میں صلح کی بنیاد ڈالی، بلکہ مختلف اعتقادات میں بھی  
 جو ایک دوسرے کے خلاف نظر آتے ہیں، صلح کی راہ بنا دی اور فرمایا کہ جو امور مشترک سب مذاہب  
 میں پائے جاتے ہیں، ان کو بطور ایک بنیاد کے صحیح قبول کر لیا جائے اور پھر تمام اعتقادات کو اس  
 امر مشترک پر پرکھا جائے کہ وہ اس کے خلاف تو نہیں۔

محققوں کے اگر ایک طرف آپ نے اللہ تعالیٰ کی عزت و جبروت کو دنیا میں قائم کیا اور  
 اس کی توحید کو تمام آلائشوں سے پاک کر دیا، تو دوسری طرف مساوات اور وحدت لیل  
 انسانی کو بھی کمال پہنچایا اور انسان کو عزت کو دنیا میں بلند کیا۔

اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم